اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور
یوم پنجشنبہ
۱۷ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ
جلد ۳ | ۱۴ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۱۴ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۶۱

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق تازہ اطلاع

کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مرض نقرس بدستور ہے۔ پاؤں میں درد کی کمی ہے مگر گھٹنوں میں درد زیادہ ہوگیا ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔
خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۱۳ ؍ ۷

ارجنٹائن کو پاکستان سے محبت اور ہمدردی ہے

تجارتی وفد کی آمد کی توقع

کراچی ۱۳ جولائی۔ کراچی میں مقیم ارجنٹائن کے قونصل جنرل نے ایک اخباری نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا ارجنٹائن سے عنقریب ایک تجارتی وفد پاکستان آئے گا۔ کیونکہ دونوں ملکوں میں تجارتی امکانات کے پیش نظر میں نے اپنی حکومت سے ایک ایسا وفد بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ آپ نے کہا ارجنٹائن پاکستان سے پٹ سن، کپاس اور کھیلوں کے سامان کے بدلے پاکستان کو ریلوے سلیپر، اناج اور دیگر تیار شدہ سامان دے سکتا ہے۔ آپ نے کہا ارجنٹائن کو پاکستان سے محبت اور گہری ہمدردی ہے۔ اور اس جذبے کا اظہار کئی بین الاقوامی جلسوں میں کیا جا چکا ہے۔

ولندیزی جہازوں کو پھر پرواز کی اجازت دیدی گئی

کراچی ۱۳ جولائی۔ حکومت پاکستان نے ولندیزی جہازوں پر پاکستان پر پرواز کر سکنے کی جو پابندی لگا رکھی تھی اسے اٹھا لیا گیا ہے۔ ولندیزی جہاز کل سے پھر حسب معمول پرواز کر سکیں گے۔ یاد رہے کہ یہ پابندی ولندیزی حکومت کے انڈونیشیا کی جمہوری حکومت کے خلاف جارحانہ اقدامات کرنے پر احتجاج کے طور پر عاید کی گئی تھی اور اب چونکہ دونوں حکومتوں میں معاہدہ ہو گیا ہے اور جمہوری حکومت اپنے دار الحکومت جوگجکارتا میں واپس جا چکی ہے۔ لہٰذا اس پابندی کو غیر ضروری جانتے ہوئے اٹھا لیا گیا ہے۔

وزرائے خزانہ کی کانفرنس شروع ہوگئی

لنڈن ۱۳ جولائی۔ آج لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا جو چھ گھنٹے تک جاری رہا۔ افتتاح کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے بتایا کہ اس کانفرنس میں بعض ان نہایت اہم معاملوں کو سلجھایا جائیگا جن کا دنیا بھر کے سیاسی استحکام سے تعلق ہے۔ یہ کانفرنس دولت کی کمی کے مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کے مسائل پر بھی غور کرے گی۔

ہلکی صنعتیں فروغ پا رہی ہیں

کراچی ۱۳ جولائی۔ غیر مسلموں کے بڑے پیمانے پر پاکستان سے چلے جانے کی وجہ سے پاکستان کی ہلکی انجینئرنگ گھریلو صنعتوں کو جو نقصان پہنچا تھا وہ بہت حد تک پورا ہو گیا ہے اور کام اپنے اصل معیار پر آگیا ہے۔ یہ صنعتیں زیادہ تر مغربی پاکستان میں ہیں جہاں ایسے ۲۲۵ کارخانے ہیں۔ ان میں لوہے کا سامان، زراعتی آلات، جراحی کے آلات، بجلی کے لیمپ اور چھری کانٹے وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ لوہے کے سامان بنانے والے تیس رجسٹرڈ کارخانے ہیں جن میں ملک کی ضروریات کے لئے بالٹیاں، حمام اور ٹرنک وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ زراعتی آلات کی محدود ضرورت کو پورا کرنے والے بیس کارخانے ہیں۔ اب یہ کارخانے جدید قسم کے آلات زراعت خاص کر ٹریکٹر وغیرہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بارہ چھوٹے اسلحہ کے کارخانے ہیں جن میں اکثر بارہ بور کی بندوقیں اور پستول تیار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ میں بیس کے قریب آلات جراحی تیار کرنے کے کارخانے ہیں جن کی حوصلہ افزائی کرنیکا حکومت فیصلہ کر چکی ہے۔

شاہ برطانیہ پاکستانی ہیڈ کوارٹر دیکھیں گے

لنڈن ۱۳ جولائی۔ اسٹار خبر رساں ایجنسی کی ایک اطلاع کے مطابق ملک معظم برطانیہ اور ملکہ معظمہ ۲۷ جولائی کو لنڈن میں پاکستانی ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کریں گے۔ اس سلسلے میں تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

لنڈن میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ اور ان کی بیگم اپنے معزز مہمانوں کا استقبال کریں گے۔ برطانوی کابینہ کے ارکان بھی اس تقریب سعید میں شرکت کریں گے۔

دس لاشیں شناخت ہوگئیں

نئی دہلی ۱۳ جولائی۔ ہندوستان میں امریکی سفیر آج بمبئی کے پاس جہاز کے پاش پاش ہونے والی جگہ پر لاشوں کی شناخت کے لئے گئے۔ آج مزید آٹھ لاشیں برآمد کی گئیں۔ امریکی سفیر نے ۳۳ میں ۱۰ لاشوں کو شناخت کر لیا۔ ابھی چار قابل شناخت لاشیں باقی ہیں۔ شناخت کی جانے والی لاشوں کو بمبئی لایا گیا ہے۔ کل اس حادثہ جانکاہ کی سرکاری طور پر تحقیقات شروع ہو جائیگی۔

ممالک اسلامی کی نظر میں

پاکستان کا مقام

کراچی ۱۳ جولائی۔ آج کراچی میں خان قلات نے اپنے یورپ اور ممالک اسلامی کے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں جہاں کہیں بھی گیا ہوں اسلامی ممالک میں قائد اعظم کا نام نہایت محبت اور احترام سے لیا گیا ہے اور پاکستان کی آئندہ ترقی اور استحکام کے متعلق نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا اسلامی ممالک نے وزیر اعظم پاکستان کے ماسکو جانے کی اطلاع میں بہت دلچسپی لی ہے اور افغانستان کے ایجنٹی پاکستان رویے کو نہایت غیر مستحسن قرار دیا ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہر پاکستانی دل و جان سے قائد اعظم کے مشن کو پورا کرنے کا تہیہ کر چکا ہے اور یہ کہ پاکستان افغانستان میں امن اور خوشحالی کا دل سے خواہاں ہے۔

شدید مذمت

کراچی ۱۳ جولائی۔ آج پاکستانی وزارت خارجہ کی طرف سے ہندوستان میں اس اڑائی جانے والی خبر کی شدید مذمت کی کہ حکومت پاکستان نے کل پاش پاش ہو جانے والے ولندیزی جہاز کو دہلی سے سیدھے کراچی جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ولندیزی کمپنی نے محض رسمی طور پر حکومت پاکستان سے دریافت کیا تھا کہ کیا ایسی اجازت مل سکتی ہے اور حکومت پاکستان نے اثبات میں جواب دیا تھا کہ ہاں مل سکتی ہے۔ لیکن اس کے بعد سرکاری طور پر کوئی درخواست اس منظوری کے لئے نہ دی گئی۔

جواب صاف

لیک سکسیس ۱۳ جولائی۔ مغربی افریقہ کی حکومت نے اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کو مطلع کیا ہے کہ وہ جنوب مغربی افریقہ کے متعلق کسی قسم کی رپورٹ پیش نہیں کرے گی۔

بے قاعدہ قابضوں کو مشورہ

لاہور ۱۳ جولائی۔ حکومت مغربی پنجاب کے نوٹس میں آیا ہے کہ تقسیم کے پہلے بعض کرایہ داران جائیداد متروکہ نے اس خیال کے ماتحت مذکورہ جائیداد کی باقاعدہ الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں نہیں کی ہیں کہ انہیں ایسی درخواستیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ایسے کرایہ داروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ مقررہ فارموں پر باقاعدہ ٹکٹ لگا کر ۲۷ جولائی ۱۹۴۹ء سے پیشتر درخواستیں بھیج دیں۔ اس قسم کی درخواستیں پیش کرنے کی یہ آخری تاریخ ہے۔ درخواستیں پیش نہ کرنے والے اشخاص اس فروگذاشت کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ کیونکہ موجودہ وقت میں تین سال کے لئے متروکہ جائیداد کی دوبارہ الاٹمنٹ کا اہم سوال درپیش ہے۔
(سرکاری اطلاع)

تین بم پھینکے

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ کلکتہ میں کل بعض نامعلوم اشخاص نے پولیس پر تین بم پھینکے جو پھٹ نہ سکے۔ اس سلسلے میں چھ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ولیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلورڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

یہ جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی مساعی کا ہی نتیجہ ہے کہ مغربی افریقہ میں عیسائی پادریوں کی ریشہ دوانیاں پروان چڑھنے کی بجائے ایک حسرتناک انجام سے ہم آغوش ہوتی جارہی ہیں۔ اور آج وہاں ہر تعلیم یافتہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اگر جماعت احمدیہ کے سرفروش مجاہدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور تحریرات کو ان ممالک کے کونے کونے میں نہ پھیلا دیتے تو سارا کا سارا مغربی افریقہ عیسائیت کا شکار ہو کر رہ جاتا اور یہاں اسلام کے نام لیواؤں کا ڈھونڈے سے بھی کوئی نشان نہ ملتا۔ الحمد للہ کہ اس وقت عیسائی مشنریوں کے بالمقابل صرف احمدی مجاہدین ہی اسلام کی سربلندی کے لئے میدان تبلیغ میں اترے ہوئے ہیں اور نہ صرف عیسائیوں کو بلکہ وہاں کی بت پرست اقوام کو اسلام کی طرف بلا رہے ہیں۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں کی ایک جھلک

میدان تبلیغ سے آئے ہوئے ایک مجاہد کے ذاتی مشاہدات و تاثرات

الفضل کے سٹاف رپورٹر سے

مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل نے جو تیرہ سال تک سیرالیون اور دیگر ممالک میں نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس آئے ہیں۔ آج ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ مغربی افریقہ کے باشندے اب بیرونی ممالک کے عیسائی مشنریوں کو حد درجہ شبہ کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ کیونکہ یہ راز ان پر بخوبی منکشف ہو چکا ہے۔ کہ عیسائیت کی تبلیغ کا مقصد لوگوں کو مغرب کی سیاسی غلامی میں جکڑنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ برخلاف اسکے جماعت احمدیہ کے مبلغین کو وہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انتہائی مخالف اور صبر آزما حالات میں ان کی بے لوث خدمات کے وہ دل سے معترف ہیں۔ اور یہ تسلیم کرتے ہیں ذرا بھی محسوس نہیں کرتے کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے تو جماعت احمدیہ نے ہی کیا ہے۔

سیرالیون مشن کی تنظیم

سیرالیون مشن کی تنظیم اور اس کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے بتایا کہ اس وقت سیرالیون میں ہمارے آٹھ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ پانچ مرکز کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ اور تین لوکل جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشن خدا تعالے کے فضل سے خود کفیل ہے۔ اور اپنے جملہ اخراجات خود برداشت کرتا ہے۔ مرکزی مشن کے ماتحت متعدد تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ جن کا چارج علیحدہ علیحدہ مبلغین کے سپرد ہے۔ یہ تبلیغی مراکز یا ماتحت مشن سیرالیون کے شہری اور دیہاتی علاقوں میں کم و بیش ۳۶ جماعتوں کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ جو ایک خاص پروگرام کے ماتحت فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف ہیں ان کے علاوہ مرکزی مشن کی چھوٹی بڑی بائیس مسجدیں ہیں جن میں سے اکثر کو مصارف کثیر کے بعد تعمیر کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں۔ کہ جماعتوں کی تعداد مسجدوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ لیکن ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ کہ کوئی جماعت بھی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو بغیر مسجد کے نہ رہے۔

طریق تبلیغ

طریق تبلیغ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وسیع دوروں انفرادی ملاقاتوں اور اجتماعی جلسوں کی شکل میں نہ صرف ہمارے مبلغ بلکہ افراد جماعت بھی ہر چھوٹے بڑے تک پیغام حق پہونچانے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بالخصوص اشاعت لٹریچر تبلیغ کا ایک ایسا کارگر طریق ہے کہ جسے مغربی افریقہ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اگرچہ سیرالیون میں مسلمان بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن اسلامی لٹریچر کا سرے سے ہی فقدان ہے۔ اور جو لٹریچر پمفلٹوں کتابوں اور اشتہارات کی شکل میں ہم وہاں پیش کرتے ہیں۔ لوگ بلا تخصیص و امتیاز اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں بڑے اشتیاق کا اظہار کرتے ہیں۔ مشن کی طرف سے بھی نئے ٹریکٹ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں مرکز سے موصول شدہ لٹریچر اور محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن کی شائع کردہ کتب سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مغربی افریقہ کے باشندے اسلامی لٹریچر کے بھوکے ہیں۔ تو اس میں قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔ مقامی جماعت کے احباب میں تبلیغ کے شوق کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان میں سے اکثر نہایت التزام کے ساتھ ایک سال میں ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کر کے اپنے آپ کو مشن کے حوالے کر دیتے ہیں۔

اغیار پر ہماری تبلیغی مساعی کا اثر

متعدد ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد مکرم مولوی صاحب نے فرمایا خدا تعالے کے فضل سے ہمارے مبلغین قربانی و ایثار کا نہایت اعلےٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ جماعتوں کی نگرانی ان کی تربیت اور پیغام حق پہونچانے میں انہوں نے ایسی بے جگری اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیا ہے۔ کہ اغیار پر بھی اس کا بہت گہرا اثر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسائی مشنریوں کے مقابلے میں ہماری مساعی بظاہر آٹے میں نمک ہی نظر آتی ہیں۔ لیکن جو خلوص ہماری کوششوں میں کارفرما ہے وہ ان کے ہاں یکسر مفقود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وسائل کی بہتات اور دولت کی فراوانی کے باوجود وہ ہمارے عزائم سے خوف کھاتے ہیں۔ اور اس بات کی داد دیئے بغیر نہیں رہتے کہ یہ بے تیغ سپاہی نہایت بے جگری سے مقابلہ کرنے کے عادی ہیں۔ جب بھی وہ موٹر کاروں اور جیپوں میں سوار ہو کر کسی علاقے میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ تو وہ ہمارے پھٹے حال مبلغ کو جو پیدل ہی سفر کرتا ہوا وہاں آنکلتا ہے۔ اس حال میں مقابلہ کے لئے موجود پاتے ہیں۔ کہ وہ اسلام کی فضیلت ثابت کرتا ہوا انہیں چیلنج کر رہا ہوتا ہے۔ ان پر یہ اثر ہے کہ مبلغین اسلام کی یہ مٹھی بھر جماعت ایک جنون کی سی کیفیت اپنے اندر رکھتی ہے کہ عجب بے سرو سامانی کے عالم میں ان عیسائی مشنوں کے مقابلہ پر میدان میں اتر آتی ہے کہ جن کی دولت کا کوئی ٹھکانہ نہیں

اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ وہاں کے بے شمار عیسائی مشنوں میں سے ایک E.U.B. مشن ہے۔ اس پر امریکہ کی حکومت بے اندازہ روپیہ خرچ کر رہی ہے اور تمام سیرالیون میں سب سے زیادہ طاقتور مشن یہی ہے۔ اس مشن نے گذشتہ سال ایک کتاب شائع کی جس میں اسلامی تعلیمات کا مضحکہ اڑاتے ہوئے افریقی عوام کو اسلام سے متنفر کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ چنانچہ ہمارے مشن نے فوراً اس کتاب کا جواب شائع کر کے انہیں چیلنج کیا کہ وہ علی الاعلان اس موضوع پر مناظرہ کر کے ہمارے مسلمات کی رو سے ان الزامات کو ثابت کریں ورنہ ان کے مکروہ پراپیگنڈے کی قلعی آپ کھل جائیگی ہمارا ٹریکٹ تمام سیرالیون میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا جس کی وجہ سے عوام میں اس کے متعلق بہت دلچسپی پیدا ہو گئی۔ لیکن مشن مذکور کو چیلنج قبول کرنے کی ہمت نہ ہوئی اور اس کے بعد سے آج تک وہ بالکل خاموش چلا آتا ہے۔ سوائے اس کے کہ افریقن عیسائیوں کو یہ تلقین کر دی گئی ہے کہ وہ کسی احمدی سے مذہبی گفتگو نہ کریں۔ (باقی)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ انبیا علیہم السلام صرف اللہ تعالےٰ کی شریعت ہی لاتے ہیں اور چونکہ مکمل شریعت آچکی ہے اس لئے کسی خدا کے فرستادہ کی اب ضرورت نہیں۔ انہیں اس پر غور کرنا چاہیئے۔ یہاں تو مکمل شریعت ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا ریکارڈ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علمائے ربانی کی زندگیوں کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔ لیکن حالت وہ ہے جو ہم نے اوپر بالوضاحت بیان کی ہے۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

میری لڑکی امۃ الحفیظ عمر گیارہ سال۔ گول چہرہ رنگ گندمی۔ سر کے بال بسبب پھنسیاں نکلنے کے تراشے ہوئے۔ ۸ جولائی ۱۹۴۹ء چار بجے شام کوئی اغوا کر کے لے گیا ہے۔ بہت تلاش کرنے پر اب تک پتہ نہیں چلا۔ پتہ بتلانے والے کو بیس روپے انعام۔ اگر میرے پاس پہنچا دے تو کرایہ آمد و رفت بھی دیا جائے گا۔ زبان اردو ہے۔

خاکسار ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی بازار کلاں میانی ضلع سرگودھا۔ دواخانہ طب جدید بازار کلاں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور

۱۴ جولائی ۱۹۴۹ء

اس زمانے کا مرض ـــ فقدان روحانیت

ہم نے ان کالموں میں بارہا عرض کیا ہے۔ کہ اس زمانہ کا جو سب سے بڑا مرض ہے۔ ایسا مرض جو انسانی زندگی کے درخت کو گھن کیطرح کھا رہا ہے وہ فقدان روحانیت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ایسے لوگوں کی بہت کمی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں ایسا محکم ایمان کہ جو دراصل تمام زندگی کو متحرک کرتا ہے۔ جو اس تمام مشینری کا پاور ہوس ہے۔ روحانیت سے ہمارا مطلب رہبانی قسم کی کوئی چیز نہیں ہے۔ جو لمبے لمبے وظائف یا چلوں یا ترک دنیا سے حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ ہم اس روحانیت کا ذکر کرتے ہیں جو ٹھیٹھ اسلامی شان رکھتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی خاص محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ جو انسان کو حیوانیت کے درجہ سے اٹھا کر انسان انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنا دیتی ہے۔ جو انسان کے لئے اس دنیا کو جنت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ جو انسان کو اپنے نفس کے حقوق اپنے ہمجنسوں کے حقوق اور اللہ تعالےٰ کے حقوق کی ادائیگی پر کاربند بناتی ہے۔ الغرض ایک لفظ میں جو چیز انسان کا اللہ تعالےٰ سے معاملہ درست کرتی ہے۔ جو چیز انسان کو اللہ تعالےٰ کے احکام کی پابندی اس طرح سکھاتی ہے کہ ایسی پابندی اس کی فطرت کا خاصہ بن جاتی ہے۔ وہی روحانیت ہے۔

محض اچھے قوانین خواہ وہ اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے قوانین ہی کیوں نہ ہوں۔ جب تک ان قوانین کے بنانے والے کے ساتھ ہمارا تعلق نہ ہو۔ جب تک ان قوانین پر نہ صرف دنیاوی افادت بلکہ اخروی افادت کے لحاظ سے یقین ہمارے دلوں میں محکم نہ ہو۔ اس وقت تک وہ قوانین ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ خواہ ان کو منوانے والی کتنی ہی دنیاوی طاقت ان کے پیچھے کیوں نہ ہو۔ دنیا کے عقلمند بھی بڑے اچھے اچھے قوانین بناتے ہیں۔ لوگوں کی عقلیں ان قوانین کی خوبی کو مانتی رہیں۔ لیکن اگر قوانین کی صرف خوبی ہی اس کا کل سرمایہ ہو۔ جو انسانی عقل کے نزدیک بھی مستحسن ہو۔ تو محض اتنی بات کچھ عرصہ کے لئے تو شائد مفید ہو۔ مگر زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکتی۔ کیونکہ محض عقل ایک عالمگیر اور دائمی معیار نہیں بن سکتی۔ انسانی عقل خود ایک غیر مستقل چیز ہے۔ اور ایک غیر مستقل چیز ایک مستقل لائحہ عمل کا سہارا نہیں بن سکتی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ محض اس لئے کہ فلاں لائحہ حیات ہمارے عقل کے معیار پر پورا اترتا ہے ہمیشہ ہمیش کے لئے ایسا لائحہ حیات زندگی کی منزل مقصود کے حصول کے لئے چراغ راہ بنا نہیں رہ سکتا۔ جب بھی ہماری عقل میں ذرا سا بھی فتور پیدا ہوگا۔ اس کی افادت ختم ہو جائے گی۔ پھر مختلف لوگوں کے عقل معیار مختلف ہوتے ہیں مختلف حالات میں عقل مختلف فتوے لگا دیتی ہے۔ اس لئے محض عقل کسی لائحہ حیات یا مجموعہ قوانین کی صداقت کا مستقل معیار نہیں بن سکتی۔ جب تک اسکے پیچھے ایمان محکم کی طاقت نہ ہو۔

ہم اس بات کو ایک تاریخی مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ شراب مسلمہ طور پر ایک خبیث چیز سمجھی گئی ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے طبیبوں اور ڈاکٹروں نے اسکو مضر ثابت کیا ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ اسکو پیتے بھی ہیں وہ بھی اس کے ضرر اور نقصان کے قائل ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا امریکہ کی حکومت نے جو ایک جمہوری حکومت ہے۔ اس کے نقصانات کی وجہ سے اسکو ممنوع قرار دے دیا۔ ملک کی سب سے بڑی قانون ساز مجلس نے اس کی ممانعت کا قانون بڑے غور وخوض کے بعد پاس کر دیا۔ امریکہ کی اکثریت شراب کے نقصانات کی معترف ہے۔ نہ صرف بڑے بڑے ڈاکٹروں کے فتوے اس کے خلاف موجود ہیں۔ بلکہ عوام بھی اسکو برا سمجھتے ہیں۔ اور عقلاً اس کا استعمال انسانی زندگی کے لئے غیر مفید خیال کرتے ہیں۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا ابھی اس قانون کے نفاذ پر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ چاروں طرف سے اس کی مخالفت ہونا شروع ہوگئی۔ آخر حکومت کو مجبوراً یہ ممانعت کا قانون منسوخ کرنا پڑا۔

اب اس کے برخلاف دیکھئے کہ قرآن کریم نے اسکو حرام قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اس سے نفور ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض مسلمان بادشاہوں نے اسکو استعمال کیا اور عوام میں سے بھی بعض استعمال کرتے رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی ایک بہت بڑی اکثریت باوجود مغربی آزادی کے اثر کے اس سے نفور ہے۔ کیا یہ محض اس لئے ہے کہ قرآن کریم میں اسکو حرام قرار دیا گیا ہے۔ لوگ اس قانون کو عقلاً درست سمجھتے ہیں مسلمانوں کی اکثریت اس سے نفور ہے۔ اسکی محض یہ وجہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ صدر اول کے مسلمانوں نے اپنے بے نظیر ایمان کی قوت سے اسکو ترک کیا تھا۔ اور ان کے ایمان کی قوت ہی ہے۔ جو آج تک اکثر مسلمانوں کو شراب خوری سے محفوظ رکھتی چلی آئی ہے۔ ابھی شراب پینا حرام نہیں ہوئی تھی ایک محفل میں کچھ مسلمان شراب پی رہے تھے۔ کہ کسی نے آکر کہا کہ شہر میں اعلان ہو رہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے۔ پینے والوں میں سے کسی نے کہا کہ دوڑ کر پتا لینا چاہیئے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ ابھی یہ کہا ہی جا رہا تھا۔ کہ دوسرے نے شراب کے مٹکے کو توڑ پھوڑ کر شراب زمین پر بہا دی اور کہا کہ اگر شراب حرام ہے تو اسی لمحہ سے حرام ہے ورنہ اگر حرام نہ ہوئی تو اور شراب لائی جا سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس دن مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب کی ندیاں بہہ گئیں۔ سب لوگوں نے اپنے پرانے سے پرانے ذخیرے بے دریغ زمین پر بہا دیئے کیوں؟ اس لئے کہ یہ اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول کا حکم تھا۔ کیونکہ اس حکم کی ضرب ان کے دلوں کے اس نازک حصہ جا کر پڑی تھی کہ جہاں ایمان محکم جاگزین ہو چکا تھا۔

آج بھی وہی حکم قرآن کریم میں موجود ہے لیکن جو لوگ مغربی آزادی کی زندگی بسر کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اور شراب پیتے ہیں۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں یہ حکم موجود ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول نے شراب کو مسلمان کے لئے حرام قرار دیا ہے۔ لیکن وہ اسکو ترک کرنے کی اپنے آپ میں ہمت نہیں پاتے۔ وہ اسکو زمین پر نہیں بہاتے ابھی چند دن ہوئے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے مسلمانوں کے لئے شراب پینا جرم قرار دیا تھا۔ صرف غیر مسلموں کو پرمٹ پر مل سکتی تھی۔ مگر آپکو معلوم ہے کہ اس ممانعت کے حکم کا کیا حشر ہوا۔ ایک کہلانے والے مسلمان ہی نے لاہور ہائیکورٹ سے ممانعت شراب کے حکم کو خلاف قانون قرار دلا دیا اس مسلمان کے پاس چند بیئر کی بوتلیں پکڑی گئیں تھیں وہ ان کو توڑ پھوڑ کر بیئر کو زمین پر نہیں بہا رہا تھا بلکہ اپنے یا کسی کے استعمال کے لئے لے جا رہا تھا۔

غور فرمائیے شراب پینا عقلاً نہایت بری چیز ثابت ہے۔ قرآن کریم میں اس کی ممانعت ہے۔ قرآن کریم کا یہ ایک بہترین قانون ہے۔ جو عام عقل کے معیار پر بھی پورا اترتا ہے۔ مغربی پنجاب کی حکومت اس بہترین قانون کو جسکو عقل اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول صلعم کی تائید بھی حاصل ہے نافذ کرنا چاہتی تھی مگر نہیں کر سکی۔

اس بات کو بھی جانے دیجئے کہ ملکی قانون میں خامی تھی۔ جس کا فائدہ منسوخ قرار دلانے والے نام نہاد مسلمان نے اٹھایا۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ممانعت کے نفاذ کے دوران میں شراب کے ذخیرے زمین پر بہا دیئے گئے تھے نہیں وہ پولیس کی نظروں سے اوجھل کر لئے گئے تھے اور وہ بھی صرف ان پولیس والوں کی نظروں سے جو کسی طرح اغماض نہیں کر سکتے تھے۔ کیا ممانعت کے دوران میں مغربی پنجاب میں تمام مسلمان شراب کے حامیوں نے شراب پینا ترک کر دی تھی؟ کیا یہاں بھی امریکہ کی سی حالت نہیں تھی کہ شراب کی کال منڈی اور بھی تیز ہو گئی تھی؟ شاذ و نادر ہی شائد کسی نے اس حکم کی تعمیل کی ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کی وجہ ہے ان شراب خوروں کے دل میں کوئی ایسا مقام موجود نہیں تھا۔ جس میں محکم ایمان آشیاں گیر ہو چکا تھا۔ اس حکم کے پیچھے وہ ایمانی طاقت نہ تھی۔ جو عہد نبوت کے مسلمانوں کے وقت موجود ہو گئی تھی۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب موجود ہے۔ اس میں حرمت شراب کا حکم موجود ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت موجود ہے۔ آپ کے اور آپ کے صحابہؓ کے اسوۂ حسنہ کا ریکارڈ موجود ہے۔ حرمت شراب کے متعلق آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال اسناد صحیحہ سے ثابت شدہ موجود ہیں۔ علمائے ربانی کے فتادے موجود ہیں۔ سب کچھ موجود ہے لیکن ایمان محکم کا خانہ خالی ہے کیوں؟ اس لئے کہ ایمان محکم کی وہ برقی رو جو خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سرور کائنات کی ذات رسالت مآب کے سٹیشن سے صحابہ کرامؓ میں منتقل ہو کر عوام کے دلوں میں منتقل ہوتی چلی آئی تھی۔ وہ رو آخر ان گندکتر دلوں میں آکر رک گئی ہے۔ یہاں تک کہ سعید روحیں بھی محروم ہو گئیں۔

سوال یہ ہے جب یہ سب چیزیں موجود ہیں۔ تو کیا یہ سوچنے اور غور کرنے کا مقام نہیں کہ کس چیز کی کمی ہے کہ ویسا محکم ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ کیا دنیوی حکومت کی مدد کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے دلوں میں محکم ایمان پیدا کر دے۔ سلسلہ نبوت کی تاریخ کا مطالعہ فرمائیے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ دنیوی حکومت بھی یہ کام نہیں کر سکتی کہ لوگوں کے دلوں میں یعنی اپنی رعایا کے دلوں میں ایمان محکم پیدا کر دے۔ ہاں انبیاء علیہم السلام کا ذاتی قرب (Personal Contact) ہی ہمیشہ ایسا کرتا رہا ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے جو کبھی بدل نہیں سکتی۔

(باقی دیکھیں صہ ۲ کالم ملا پر)

تائید حق ــــــ اور ــــــ ابطال باطل

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

مخالفین انبیاءؑ جب دیکھتے ہیں۔ کہ حق روز بروز پھیلتا جا رہا ہے۔ اور ہماری تمام کوششیں اور مخالفتیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔ تو وہ مذبوحی حرکات پر اتر آتے ہیں۔ کبھی تو خدا تعالےٰ کے نبیوں اور رسولوں کی باتوں کو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ تو کبھی ان کے الہامات کے خود تراشیدہ معنی کر کے لوگوں کو صداقت سے دور رکھنے میں کوشاں ہوتے ہیں تو کبھی انبیاءؑ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔ غرض زمانہ کے حالات کے مطابق ابن الوقت بن کر پینترا بدلتے رہتے ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں۔ کہ اس طرح بھی ہماری دال گلنے میں نہیں آتی۔ تو پھر آخری حربہ استعمال کرتے ہیں۔ یعنی عجیب و غریب نعرے لگانے اور تالیاں پیٹنی شروع کر دیتے ہیں۔

ان کا ایسا کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ دلائل سے بالکل عاجز ہیں۔ ورنہ اگر ان کے پاس حق ہوتا۔ تو یہ اس قسم کے افعال قبیحہ کے مرتکب کیوں ہوتے۔ اور اپنے ہاتھوں ہی سے اپنی ذلت و رسوائی کا کیوں سامان پیدا کر لیتے۔ یہ نہیں کہ گزرے ہوئے زمانہ کے منکرین ہی اہل حق کے مقابل ایسا کرتے تھے۔ بلکہ موجودہ زمانہ کے مخالفین کا بھی یہی حال ہے۔ چنانچہ اکثر مناظرات اور مباحثات کے موقعہ پر ہم نے از خود دیکھا ہے۔ کہ احمدی مناظرین کے دلائل کے مقابل عاجز ہوتا دیکھ کر اور اپنے مناظرین کی جھوٹی کامیابی ظاہر کرنے کے لئے عوام تو عوام پڑھے لکھے غیر احمدی بھی شور و غل مچانا اور تالیاں پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح چاہتے ہیں۔ کہ احمدیت پر غالب آ جائیں۔ مگر افسوس ایسا کرتے ہوئے وہ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ ہماری یہ حرکات جہاں اسلام کی مقدس تعلیم کے منافی ہیں۔ وہاں اخلاق فاضلہ کے بھی بالکل خلاف ہیں۔ اگر وہ اسلام کے دور اول کی تاریخ کے اوراق مطالعہ کریں۔ تو ان پر صاف عیاں ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی حرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف کفار مکہ کیا کرتے تھے۔ نہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے مسلمانوں سے ایسی حرکات ظہور میں آتی تھیں۔ پھر سمجھ نہیں آتا۔ کہ مسلمان کہلا کر یہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

تاریخ میں آتا ہے۔ کہ جب حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی حقانیت کو واضح کرنے کے لئے کسی مجلس میں وعظ و نصائح فرماتے۔ تو آپ کے دشمن ہی کھڑے ہو جاتے۔ اور اپنے ساتھیوں سے کہتے کہ شور و غل مچاؤ اور تالیاں پیٹنی شروع کر دو۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔

لا تسمعوا لھذا القراٰن والغوا فیه لعلکم تغلبون۔ (پ ۲۴ ع ۱۸)

یعنی (کفار کہتے) نہ سنو اس قرآن کو اور اس میں شور ڈالو۔ تاکہ غالب ہو سکو۔

منکرین صداقت کے نزدیک سچی بات کو تسلیم کرنا موت کے مترادف دکھائی دیتا ہے۔ جب وہ اہل حق کو دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تو خیر الامور میں ان سے میدان عمل میں سبقت لے جا رہے ہیں۔ تو بوجہ بغض و حسد اندر ہی اندر جل اٹھتے ہیں۔ اور اپنی تقریر و تحریر میں علانیہ طور پر حق پرستوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ ایسا کرنے سے تو ہماری اپنی پردہ دری ہو رہی ہے۔ اور ہم اخلاقی لحاظ سے دن بدن بجائے ترقی کے تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔

فی زمانہ جب جماعت احمدیہ نے مذاہب باطلہ کے خلاف جہاد شروع کیا۔ تو ہمارے مسلمان کہلانے والے بھائی بجائے تعاونوا علی البر کے مطابق احمدیوں کا ساتھ دینے کے مخالفین اسلام کی ہاں میں ہاں ملاتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سالوں میں احراری لوگوں کی زبانوں پر اکثر اوقات یہ شعر رہا کہ ؎

آریہ بن ہندو بن خواہ مسلم و عیسائی بن
گر تجھے ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن

علاوہ ازیں ان کے علماء آئے دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات پر نہایت کمینے حملے کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے فتووں میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلموں سے بھی حقیر قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ احمدیت کے معاند مولوی مرتضےٰ حسن صاحب در بھنگی نے لکھا کہ:-

"احمدی لوگ کافر ہیں۔ مسلمانوں کا ہندوؤں اور عیسائیوں سے اتفاق ہو سکتا ہے۔ وہ ان سے اچھے ہیں۔ مگر ان سے نہیں ہو سکتا۔ یہ سب کافر ہیں اور ان کے کفر کی وجہ بھی دریافت کرنے والا کافر ہے"۔ (اخبار وکیل امرتسر ۳ مئی ۱۹۲۳ء)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ علماء ہم کو احمدی لوگوں سے کتنا عناد ہے۔ اس صورت میں ہر اہل بصیرت سمجھ سکتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے علماء حق و صداقت سے کس قدر دور ہیں۔ اسی لئے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ؎

پھر دوبارہ آ گئی احبار میں رسم یہود
پھر مسیح وقت کے دشمن ہوئے یہ جبہ دار

ناظرین کرام کے سامنے ہم کون کونسی بات رکھیں یہاں تو ہمارے مخالف علماء سر سے پاؤں تک ہی سابقہ منکرین حق کے اخلاق و اطوار میں ملوث دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اس پر بھی دعویٰ مسلمانی کا ہے۔ اگر اسی کا نام مسلمانی ہے۔ تو کہنا پڑتا ہے ؎

حیف اس ایماں پہ جس سے کفر بہتر لاکھ بار

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

"ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدیٰ من الذین اٰمنوا سبیلا۔ (پ ۵ ع ۶)

یعنی (یہودی) کہتے ہیں۔ (ان لوگوں کی نسبت) جنہوں نے انکار کیا۔ کہ یہ زیادہ ہدایت کرتے ہیں راہ کی ان سے جو ایمان لائے۔

خدا تعالےٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو خارق عادت نشان بخشتا ہے۔ اور یہ نشانات اپنی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس زمانہ کے حالات کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں دیگر ہزاروں نشان بخشے گئے۔ وہاں آپ کو قرآن مجید کے معجزہ کے ظل پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان بھی دیا گیا۔ آپ نے اپنی صداقت کے ثبوت میں علمائے وقت کے سامنے اس نشان کو رکھا۔ اور مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۸۸ پر تحریر فرمایا:-

"اول۔ اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت و فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں کہ اسی عربی مکتوب کے مقابل طبع آزمائی کرے اگر وہ اس عربی مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بالالتزام مقدار نظم و نثر بنا سکے۔ اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو۔ قسم کھا کر اس کی تصدیق کر سکے۔ تو میں کاذب ہوں"۔

"دوم۔ اگر یہ نشان منظور نہ ہو۔ تو میرے مخالف کسی سورہ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بناویں یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جاوے۔ اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں ان کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں۔ اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں"۔

باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس حقیقت افروز اعلان کے علمائے وقت کو آپ کے مد مقابل آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور ہوتی بھی کیونکر۔ جبکہ یہ لوگ محض زمینی تھے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام آسمانی۔

البتہ علماء نے اپنی نمایاں شکست کو چھپانے کے لئے یہ اعتراض کیا۔ کہ در اصل جو اعجازی کلام یا حقائق و معارف قرآنیہ مرزا صاحب پیش کر رہے ہیں۔ یہ ان کی اپنی علمی طاقت سے باہر ہیں۔ ہاں انہوں نے بعض تنخواہ دار جید علماء اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ جو انہیں در پردہ عربی لکھ کر دے دیتے ہیں۔ اور یہ اسے اعجازی کلام قرار دے کر اپنی صداقت پر دلیل لاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے ایسے بے بنیاد اعتراضات کے نہایت مدلل جواب دیئے۔ جس سے علمائے زمانہ کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ چونکہ علماء کے ایسے اعتراضات سابقہ انبیاءؑ کے منکرین مکذبین کے اعتراضات ہی کی طرح تھے۔ اس لئے حضور نے فرمایا۔ ؎

انبیاءؑ کے طور پر حجت ہوئی ان پر تمام
ان کے جو حملے ہیں ان میں سب نبی ہیں حصہ دار

چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ وقال الذین کفروا ان ھذا الا افک ن افتراہ واعانہ علیہ قوم اٰخرون۔ (پ ۱۸ ع ۱۶) یعنی منکروں نے کہا نہیں ہے یہ (قرآن) مگر بہتان جو گھڑ لیا ہے اس نے اور مدد کی ہے۔ اس کی دوسری قوم نے۔

مبارک ہیں وے جو اس قسم کے بیہودہ اعتراضات کی پروا نہ کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے مقدس مامورین پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنے قول و عمل سے ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت ان کا تعلق ایک ایسی حی و قیوم ذات سے ہے۔ جس نے انہیں پستی سے اٹھا کر بام رفعت تک پہنچا دیا۔ یہی لوگ ہیں۔ جو قیامت کے دن بہت بڑے انعامات الٰہیہ کے وارث قرار دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تشویشناک علالت کی خبر پڑھ کر جماعت میں بڑی بے چینی پیدا ہوئی۔ چنانچہ کل شام۔ عشاء اور آج صبح فجر کی نمازوں میں حضرت اقدس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے جماعت نے نہایت رقت کے ساتھ دعائیں کیں۔ نیز آج مبلغ چالیس روپے کے قریب جمع کر کے بطور صدقہ مرکز میں بھجوائے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے نہایت ہی محبوب آقا کو جلد صحتیاب فرمائے۔ خاکسار اقبال احمد خاں ایاز واقف زندگی سیکرٹری مال کنری (سندھ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) خاکسار کچھ عرصہ سے بےچینی اور جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلنے کی وجہ سے بیمار ہے۔ گذشتہ دو دن سے زیادہ تکلیف ہے اور کمزوری بھی زیادہ لاحق ہو گئی ہے۔ احباب اس عاجز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (محمد صدیق سابق مبلغ سیرالیون)

(۲) میرے والدین آجکل بہت مشکلات میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے (خاکسار محمد عیسیٰ کارکن دفتر وصیت ربوہ)

فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا (القرآن)

اور یاد کرو اللہ کو اس طرح جس طرح اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ بلکہ ان سے زیادہ یاد کرو۔

(از محمود حسن صاحب بنی اسرائیل)

اس سے پہلے مضمون میں مسلمان بھائیوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ مسیح موعود کے لئے ایک صدی کے قریب بڑے زور شور سے آواز بلند کر کے پھر آپکا خاموش ہو جانا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ اب اہل اسلام کو اس عظیم الشان پیشگوئی پر ایمان نہیں رہا۔ اور ان کے اندر مایوسی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ وہ نوجوان جن کے کندھوں پر قوم کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ وہ اس مبارک وجود کی آمد سے بے خبر ہو رہے ہیں۔ جس کے لئے کسی وقت ساری کی ساری مسلم قوم روتی تھی۔ اور گریہ زاری کرتی تھی۔ اور ان کے نالے عرش تک جاتے تھے۔ اور ہر مجلس میں یہی تذکرہ رہتا تھا۔ کہ کب مسیح موعود نازل ہو گا۔ اور ہماری نجات ہو گی اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ؏

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اب ذیل میں بتایا جاتا ہے کہ کوئی مزید مسیح یا مہدی آ ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی ان کے لئے اب دنیا میں کوئی جگہ ہے۔ کیونکہ جو جو نشانات مسیح موعود یا امام مہدی کی ذات سے وابستہ تھے۔ وہ سب کے سب پورے ہو چکے ہیں۔ عدل کے ساتھ تمام مذہبی اختلافات کے فیصلے کر دیئے گئے ہیں۔ اور صلیب کو توڑ دیا گیا ہے۔ یعنی ثابت کر دیا گیا۔ کہ مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے نہیں مرے بلکہ صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے۔ پس دجالی فتنہ پاش پاش ہو چکا ہے۔ اور وہ جو خداوند مسیح خداوند مسیح پکارتے تھے۔ اب مسیح کی خدائی سے بیزار ہیں۔ اور کسی نئے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ اور ایک ایک دو دو کر کے اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں۔ مبلغ اسلام سارے یورپ میں پھیل گئے ہیں۔ اور جس طرح شہد کی مکھی پھولوں سے روح کھینچ رہی ہے۔ وہ بھی سعید روحوں کو چن چن کر توحید کی طرف لا رہے ہیں۔ تمام بڑی بڑی زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم ہو گئے ہیں اور اسلام کا بیج ساری دنیا میں بویا جا چکا ہے جو آہستہ آہستہ بڑھے گا۔ اور ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ انشاء اللہ۔ وہ وقت جاتا رہا۔ جب کئی علماء اسلام عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے تھے۔ جیسے مولوی عماد الدین۔ مولوی رجب علی۔ مولوی عبد اللہ۔ مولوی سلطان محمد۔ مولوی حمید اللہ پشاوری۔ مولوی عبد الحق وغیرہ وغیرہ مگر آج اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے عیسائی مبلغین۔ اسلامی مبلغین سے شکست پر شکست کھا رہے ہیں۔ اور ہر جگہ میدان چھوڑ رہے ہیں۔ عیسائی نومسلم اپنی زندگیاں اسلام کی خاطر وقف کر رہے ہیں۔

ایک وہ وقت تھا کہ پادری بازاروں میں کھڑے ہو کر مسیح ابن اللہ مسیح ابن اللہ پکارتے تھے۔ مگر اب کوئی پادری بازاروں یا چوکوں میں نظر نہیں آتا۔ بلکہ اتوار کے دن گرجوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور حتی الوسع بحث مباحثہ سے گریز کرتے ہیں۔ گویا کہ عیسائی مذہب کا ستارہ غروب ہو رہا ہے۔ اور شمس اسلام اپنی آب و تاب کے ساتھ مغرب کی طرف سے نکل رہا ہے۔ اور یہی ہے تعبیر اس حدیث نبوی کی کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا۔ ؎

اب تو بھی بدل جا واعظ آ دیکھ زمانہ بدلا ہے
اب یورپ کے احراری ہیں اسلام کی جانثاروں میں
توڑے ہیں پرانے مٹکوں کو ہے تازہ بنائی ساقی نے
یہ خبر کہیں اڑتی اڑتی جا پہنچی ہے مے خواروں میں

پس وہ جو مسلمانوں کو اپنا شکار سمجھتے تھے۔ وہ خود ان کا شکار ہو رہے ہیں۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (القرآن)

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے مامور کن وقتوں میں آیا کرتے ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ اس مضمون کے عنوان پر میں نے جو آیت درج کی ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ماں باپ سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ اور ماں باپ سے بہت زیادہ ہماری فکر رکھتا ہے۔ لیکن کوئی باپ دنیا میں ایسا ہے۔ کہ اگر اس کے بیٹے کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے۔ تو وہ یہ خیال کرے کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ جب زہر پاؤں اور ٹانگ تک سرایت کر جائے گا۔ تو میں علاج کروا لوں گا۔ یا اگر بچے کی آنکھ میں کوئی خرابی ہو جائے۔ تو وہ اس خیال خام میں مبتلا رہے۔ کہ کیا ہوا گیا۔ ابھی تو میرے بیٹے کی آنکھ ٹھیک ہے۔ جب آنکھ کے نور میں فتور آ جائے گا۔ تو چارہ کر لیا جائے گا۔ یا اگر بیٹے کے کان میں کوئی نقص ہو جائے۔ تو وہ اس جہالت میں گھر رہے۔ کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ جب کان بہرہ ہونے لگیگا۔ تو میں فکر کر لوں گا۔ اگر کوئی باپ ایسا کرے تو یا تو لوگ اسے پاگل کہیں گے یا پھر وہ ظالم باپ کہلائے گا۔ ایسے ماں باپ سے بچوں کو کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔ پس جب ایک باپ ایسا نہیں کر سکتا بلکہ بیٹے کی ذرا سی تکلیف پر وہ دیوانہ وار اس کے علاج میں مشغول رہے گا اور اسے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پاس لئے پھرے گا اور جب تک بچے کو آرام نہ آئے باپ بھی بے چین رہے گا۔ تو وہ رب العالمین جو ہمارے ماں باپ سے بہت زیادہ مہربان ہے وہ کس طرح اپنے پیارے بندوں کی مصیبت اور گمراہی سے لاپرواہ ہو سکتا ہے۔ یہ بات اس قدوس کے شان شایاں نہیں۔ ایک نادان باپ تو غفلت میں رہ سکتا ہے۔

لیکن اللہ تعالےٰ جو تمام عیبوں سے پاک ہے وہ کس طرح غفلت کر سکتا ہے۔ وہ تو بندوں کی خرابی کی ابتداء ہی میں فکر کرے گا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ معاصی کے دریا کا بند ٹوٹ کر گناہوں کا سیلاب چل پڑے مگر وہ رب العلمین کوئی مامور نہ بھیجے۔ زمین و آسمان بدل سکتے ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالےٰ کا قانون بدل جائے۔ کیا اس پیارے خدا نے لاکھوں انبیاء بندوں کی اصلاح کے لئے نہیں بھیجے اے عقل و ہوش والو! ذرا عقل و فکر سے کام لے کر سوچو کہ پہلی امتوں کی طرف لاکھوں انبیاء آئے اور ان کی طرف ہر وقت پے در پے رسول بھیجے گئے لیکن جس امت کو وہ سب امتوں سے بہتر امت قرار دے اور جس رسول کو رحمۃ اللعالمین کا خطاب دے۔ اس بدقسمت امت پر گناہوں کا سیلاب آ جائے اور اس امت کے اپنے رہنما اسے یہود و نصاریٰ قرار دیں مگر اللہ تعالےٰ پھر بھی بموجب اپنے وعدہ کے کسی مسیح یا مہدی کو نہ بھیجے تو گویا خدا اس ظالم اور پاگل باپ سے بھی جو بیٹے کی بیماری کا ابتدائی حالت کا فکر نہیں کرتا۔ اگر تمہیں یہ وہم ہو کہ ہمارے پاس قرآن پاک ہے اور ہمیں قرآن پاک کے ہوتے ہوئے کسی مامور کی ضرورت نہیں تو اے عقلمندو! بنی اسرائیل کے پاس بھی تو کتاب اللہ تھی جس کے متعلق قرآن پاک میں آتا ہے کہ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا۔ یعنی ہم نے بنی اسرائیل کی طرف توریت بھیجی جس میں ہدایت اور نور تھا اور فیصلے کرتے تھے اس کے ساتھ وہ انبیاء جو اس پر ایمان لائے اور اسے تسلیم کیا۔ پس یاد رکھو کہ کتاب کے بگڑنے پر کتاب آتی ہے اور بندوں کے بگڑنے پر رسول آتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ بندے بگڑنے لگے ہوں۔ اور ان کی طرف کوئی رسول نہ آیا ہو۔ آپ اپنی حالت پر غور کر کے دیکھو کہ کیا تمہاری حالت اس قابل نہیں۔ کہ تم پر کوئی رسول مبعوث کیا جائے۔ بلکہ تمہاری حالت حد سے گزر چکی ہے۔ اس نکتہ پر اچھی طرح تدبر کرو۔ کہ اگر واقعی تمہاری طرف کوئی مسیح یا مہدی آنے والا تھا۔ تو وہ تمہاری خرابی کی ابتدائی حالت میں آنا چاہیئے تھا۔ اور جب بیماری تیسرے درجہ پر پہنچ جائے۔ تو اس کے علاج کی طرف توجہ کرنا نادانی اور جہالت ہے۔ جس طرح مولانا روم مثنوی میں فرماتے ہیں۔ زمین سے نکلتے ہوئے بڑے بڑے درخت کو بھی جس طرف چاہو آسانی سے موڑ لو۔ لیکن اگر وہ بڑا ہو گیا۔ تو ہاتھی بھی اسے موڑ نہیں سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتیں منسوب نہ کرو۔ جو ایک نادان انسان کی طرف بھی منسوب نہیں کر سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بموجب اپنے وعدہ کے تمہاری طرف کوئی مامور بھیجنا ہی تھا۔ تو وہ تمہاری گمراہی کے شروع ہونے پر ہی بھیجتا۔ نہ کہ اس نادان باپ کی طرح انتظار کرتا۔ کہ اچھی طرح بیماری بڑھ کر بچے کے بقی

باقی جسم کو بھی کھا جائے۔ تو پھر اس کا علاج کرایا جائے۔ کیا بے وقت کیا ہوا علاج کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔

داخل دفتر ہونے والی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا باقاعدہ ۱۵ (الف) کے ماتحت بوجہ عدم تکمیل داخل دفتر کر دی گئی ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی وصیت کرنا چاہیے۔ تو نئی وصیت تحریر کر کے بھیجدے پرانی پر اب کوئی کارروائی نہ ہو گی۔ ۷/۴۹

(۱) بانو بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری امام دین صاحب دار الرحمت ۷۰۶۱
(۲) بیگم بی بی صاحبہ بیوہ شہاب دین صاحب دار الیسر ۸۱۲۲
(۳) بشریٰ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب دار الرحمت ۸۴۴۶
(۴) چوہدری بشیر احمد صاحب طالب پور بھنگوان ۸۲۸۱
(۵) بشیر احمد صاحب ولد رحمت علی صاحب دار الرحمت ۸۲۷۵
(۶) بشیر احمد صاحب کاتب ولد جلال الدین صاحب دار الرحمت ۹۲۴۹
(۷) جنت بی بی صاحبہ بیوہ محمد صدیق صاحب پھیلر ۹۳۷۵
(۸) چنن بی بی صاحبہ زوجہ مرزا احمد افضل صاحب مسجد فضل قادیان ۹۱۳۸
(۹) حلیمہ بیگم صاحبہ والدہ فتح محمد صاحب خان پور ریاست پٹیالہ ۷۸
(۱۰) حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد علی صاحب ٹاٹا نگر ۷۸۲۲
(۱۱) حفیظۃ الرحمن صاحبہ بنت حافظ عبد الرحمن صاحب بٹالوی ۹۰۰۴
(۱۲) حبیب بیگم صاحبہ زوجہ فتح محمد صاحب فیض اللہ چک ۹۳۰۶
(۱۳) حرمت بی بی صاحبہ بیوہ منشی غلام محمد صاحب پھیلور ۹۷۰۶
(۱۴) حاکم بی بی صاحبہ زوجہ عبد اللطیف صاحب دار البرکات قادیان ۸۱۳۱
(۱۵) جان محمد صاحب ڈلہ ۷۲۷۶
(۱۶) حمیدہ بیگم صاحبہ بنت منشی الیاس الدین صاحب دار البرکات قادیان ۹۰۱۱
(۱۷) حکومت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب ننگر ڈوعہ ۹۷۷۳
(۱۸) حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ سعید احمد صاحب مالیر کوٹلہ ۹۹۷۴
(۱۹) صدیق احمد صاحب جریح ضلع لائلپور ۱۱۰۱/۷۱۹۵
(۲۰) محمد اسحق صاحب بستی بزدار ڈیرہ غازیخان
(۲۱) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ محمد یوسف صاحب بمبئی۔ ۹۰۴۶
(۲۲) عبد الحکیم صاحب کھوکھر زیر ضلع جہلم ۱۰۱۴۲
(۲۳) شیخ فضل الٰہی صاحب جہلم ۸۵۱۰
(۲۴) امیر بی بی صاحبہ زوجہ گل محمد خان صاحب منڈی ضلع ڈیرہ غازیخان ۷۳۲۱
(۲۵) نور احمد صاحب ۶۶ سندھ ۶۸۰۰
(۲۶) صغریٰ فاطمہ صاحبہ بیوہ سید ظہور الحسن صاحب مرحوم ۷۳۵۹
(۲۷) سید محمد اکبر صاحب پھیلور ۹۷۲۴
(۲۸) سیدہ محمد جان صاحبہ زوجہ سید محمد اکبر شاہ صاحب پھیلور ۹۷۲۵

ربوہ کیلئے بھینسیں وقف کرنیوالے احباب کی دوسری فہرست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ صاحب توفیق احباب ربوہ کے لئے دودھ دینے والی بھینسیں وقف کریں۔ اس تحریک پر مندرجہ ذیل احباب نے بھینسیں وقف کی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احباب پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے اور ان کے ایمان اور مال میں برکت کے لئے دعا فرمائی ہے دوستوں کو اس تحریک کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے تا ربوہ میں رہنے والوں کو دودھ کی تکلیف نہ ہو۔ اگر کوئی صاحب پوری بھینسیں وقف نہ کر سکتے ہوں تو وہ دوسرے احباب کے ساتھ ملکر اس کار ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔ وقف شدہ گائے اور بھینسوں کی تعداد ۴۱ ہو چکی ہے۔

(انچارج بیعت ربوہ)

نام	نام و پتہ وقف کنندہ	تعداد بھینس	کیفیت
۱	میاں محمد شفیع صاحب درزی چک ۹۱ سرگودہا	۱	چوہدری عطاء اللہ دیہاتی مبلغ
۲	رائے علی اکبر صاحب میراں پور ضلع شیخوپورہ	۱	حکیم علی احمد صاحب دیہاتی مبلغ
۳	چوہدری شریف احمد صاحب چک ۸ ضلع سرگودہا	۱	؍؍ ؍؍ ؍؍
۴	چوہدری شاہ محمد صاحب موضع گنڈیالی ریاست بہاولپور	۱	مولوی غلام قادر صاحب
۵	چوہدری شریف احمد صاحب جماعت احمدیہ احمد آباد سندھ	ادیڑی	غلام حیدر صاحب
۶	چوہدری نذیر احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱ ؍؍	؍؍
۷	چوہدری خوشی محمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	اس گندم	؍؍
۸	عبدالغفور صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱/۲ ؍؍	؍؍
۹	چوہدری غلام احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍		۱۰۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔
۱۰	منشی محمود احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍		۱۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔
۱۱	ماسٹر غلام احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍		۱۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔
۱۲	منشی غلام محمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍		۱۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔
۱۳	حکیم محمد اشرف صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍		۱۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔
۱۴	چوہدری غلام احمد صاحب گوٹھ احمد نگر		۵۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔
۱۵	چوہدری غلام حیدر صاحب ؍؍ ؍؍		۵۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔
۱۶	مولوی محمد طفیل صاحب ؍؍ ؍؍		۵۔۔۔ ۔ ۔۔۔ ۔

ہندی کے تبلیغی رسالہ کا اجراء

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ نظارت کی طرف سے ایک ہندی رسالہ "ستیہ سندیش" کے نکالنے کی تجویز ہے۔ اس کا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ جولائی کو نکل رہا ہے۔ بہت سے دوستوں نے اس کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور بعض غیر مسلم احباب کے نام جاری کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جن غیر مسلموں کے نام رسالہ جاری کرانا چاہتے ہوں۔ ان کا نام معہ پتہ کے لکھیں۔ نیز اس کی سالانہ قیمت ۵/-/- روپیہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بحساب ہندی رسالہ ارسال فرما دیں۔

(مینیجر ہندی رسالہ ربوہ)

مسیح موعود کے زمانہ کی علامت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ قرآن مجید میں تو یہ مسیح موعود کے زمانہ کی علامت بیان کی گئی ہے کہ واذالجنۃ ازلفت یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں جنت اسطرح قریب کر دیجائیگی۔ کہ لوگوں کو یقین دلایا جائیگا کہ فلاں کو جنت مل گئی (خطبہ فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء) حضور فرماتے ہیں "پھر وصیت کا مسئلہ ہے یہ خدا نے ہمارے لئے نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے پس وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وصیت کے معاملہ میں سستی دکھا رہے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں" حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کے ماتحت ان دوستوں کی خدمت میں عرض ہے جنہوں نے کسی وجہ سے ابھی تک وصیت نہیں کی وہ اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیتے ہوئے بہت جلد وصیت کر دیں۔

وصایا

وصایا مسطورہ ذیل سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۴۲۶ میں سعیدہ بیگم زوجہ میاں نذیر محمد صاحب عمر ۴۵ سال سکنہ دہلی دروازہ ڈاکخانہ وطن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ آٹھ ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد:۔ موصی سعیدہ بیگم

گواہ شد نذیر محمد بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۴۲۷ میں چوہدری سلطان احمد ولد چوہدری اللہ جوایا صاحب عمر ۵۰ سال سکنہ کرتو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے غیر منقولہ جائداد پچاس ایکڑ زمین جو مزارعہ ہے۔ ۵ ایکڑ زمین رہن لی ہوئی ہے۔ ایک عدد مکان رہائشی دس مرلہ زمین پر ہے ایک مکان پختہ رہائشی جو رہن لیا ہوا ہے ۲ ۱/۲ مرلہ پر ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گذارا اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد چھ صد چھیاسٹھ ۶۶۶ ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد۔ سلطان احمد

گواہ شد:۔ نذیر احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۴۲۹ میں حافظاں بی بی بنت مستری علم الدین صاحب عمر ۱۸ سال لدھیانوالہ ورک ڈاکخانہ مرید کے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک صد روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ موصیہ حافظاں بی بی

گواہ شد:۔ مستری علم الدین

گواہ شد:۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۴۳۰ میں مہتاب بی بی مہاجرہ زوجہ مستری علم الدین حال وارد لدھیانوالہ ورک ڈاکخانہ مرید کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک صد روپیہ ۱۰۰/- ایک عدد انام طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ایک صد روپیہ ۱۰۰/- چوڑیاں وغیرہ نقرئی وزنی تقریباً ایک صد تولہ قیمتی ۷۰/- روپیہ کل میزان رقم قیمتی ۲۷۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ المرقوم سید ولایت شاہ

گواہ شد:۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ مہتاب بی بی موصیہ مہاجرہ قادیان قادر آباد نشان انگوٹھا۔

وصیت نمبر ۱۱۴۳۱ میں کلثوم بی بی مہاجرہ بنت مستری علم الدین عمر ۱۵ سال سکنہ لدھیانوالہ ورک ڈاکخانہ مرید کے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک صد روپیہ ۱۰۰/- ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع

مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ کلثوم بی بی مہاجرہ

گواہ شد :۔ مستری علم الدین والد موصیہ

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۴۳۳ میں فیض احمد ولد چوہدری دفلداد صاحب عمر ۲۶ سال ساکنہ چک ۱۴۶ رکھ برانچ حال وارد مرید کے ضلع شیخورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد معہ الاؤنس -/۸۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی اس ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی

العبد :۔ فیض احمد

گواہ شد :۔ مرزا عبدالسمیع سکرٹری مال جماعت احمدیہ مرید کے

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۴۳۴ میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری فیض احمد صاحب عمر ۲۷ سال ساکن چک ۱۴۶ رکھ برانچ حال وارد مرید کے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر -/۷۰۰ سات سو روپیہ بصورت زیور خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کنٹھہ وزنی ۵ تولہ قیمت -/۵۰۰ لفنیاں وزنی ۲ تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپیہ۔ بندے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۰۰ کلپ وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۰۰ برتن وغیرہ قیمتی -/۲۰۰ روپیہ اس میں حق مہر کا روپیہ کل میزان -/۹۰۰ روپیہ ہے۔ ا۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ :۔ نذیر بیگم نشان انگوٹھا

ایک منٹ میں دس میل کی رفتار کا جیٹ بمبار

آزمائشی پرواز شروع ہوگئی

لنڈن (ریڈیو سے) برطانیہ کے پہلے جیٹ بمبار کی آزمائشی پرواز شروع ہو چکی ہے۔ اس سے کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ چند سالوں کے اندر اندر برطانوی ہوائی بیڑہ کس سانچے میں ڈھلے گا۔

دوسرے جیٹ بمبار کی رفتار چھ سو میل فی گھنٹہ ہے۔ اور یہ زیادہ لمبی اڑانیں کر سکتا ہے۔ توقع ہے کہ اس کے بعد اس سے بھی دو گنا صلاحیت کا بمبار آزمائشی پرواز کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اس طرح آنے والے دس سالوں میں برطانوی ہوائی بیڑے کا معیار ایک بلند سطح پر آجائے گا۔

فوجی پرواز میں طیارے کے سائز سے اس کی صلاحیتیں معلوم نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ سائز کا انحصار جنگی اوصاف پر ہوتا ہے۔ اور ماہرین جانتے ہیں۔ کہ زیادہ رفتار سے کہیں زیادہ یہ ضروری ہے۔ کہ طیارہ زیادہ بھی پرواز کر سکے۔ آج کل دو وجوہ کی بناء پر بڑے بمبار بنائے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ زیادہ لمبی پرواز کے لئے زیادہ ایندھن یا تیل ساتھ لے جایا جا سکے۔ دوم بھاری اور برباد کن بم لے جائے جا سکیں چونکہ زیادہ رفتار سے زیادہ تیل صرف ہوتا ہے اس لئے غالباً جیٹ بمبار میں بھی رفتار سے زیادہ اس بات پر زور دیا جائے گا۔ کہ زیادہ بھاری بم زیادہ فاصلے پر لے جائے جا سکیں۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے۔ کہ جیٹ بمبار فی الحال برطانوی ہوائی بیڑے کی ضروریات پوری کر دے گا۔

جیٹ بمبار ایک ایسی کمپنی نے بنایا ہے۔ جس نے اس سے پہلے کبھی اپنے ڈیزائن کے مطابق طیارے نہیں بنائے۔ جنگ کے دوران میں کمپنیوں کے جس گروہ نے پہلی فیکس بمبار بنایا تھا۔ یہ کمپنی اس میں شامل تھی۔ بظاہر جیٹ بمبار ایک اعلیٰ درجہ تک طیارہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر آزمائشی اڑانوں سے اچھے نتائج پیدا ہوئے۔ تو غالباً وسیع پیمانے پر اس کی تیاری کا آرڈر دے دیا جائے گا۔ بلکہ وزارتی بیانات سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی آزمائشی اڑان شروع بھی نہیں ہوئی تھی۔ کہ وسیع پیمانے پر اس کی تیاری کا ابتدائی کام شروع ہو گیا۔

(ب۔ ن۔ س)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

گواہ شد :۔ فیض احمد خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ مرزا عبدالسمیع سکرٹری مال

کمیٹی بازیافت اغوا شدہ خواتین کا اجلاس

لاہور ۱۳ جولائی :۔ آج کمیٹی بازیافت اغوا شدہ خواتین مغربی پنجاب صوبہ مسلم لیگ کا ایک اجلاس زیر صدارت شیخ صادق حسن صاحب منعقد ہوا۔ اور اس میں قرار پایا کہ :۔ (۱) پبلک سے بالعموم اور مسلم لیگیوں سے بالخصوص اپیل کی جائے۔ کہ اگرچہ پاک پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں کی تعداد ہندوستان کی بہ نسبت بہت ہی کم ہے۔ تاہم یہاں جتنی ہندو اور سکھ عورتیں اس وقت موجود ہوں۔ انہیں وہ فوراً حوالہ پولیس کر دیں اور اس بارے میں پبلک حکومت سے پورا پورا تعاون کرے۔

(۲) حکومت پاکستان اور حکومت مغربی پنجاب کو لکھا جائے۔ کہ جن لڑکیوں اور عورتوں کے عزیز و اقارب کا ایک سال سے کوئی پتہ نہیں چلا اور وہ ابھی تک حکومت کی تحویل میں ہیں۔ ان کی شادی کا جلد از جلد انتظام کیا جائے۔

(۳) اغوا شدہ مسلم خواتین کی بازیابی کے لئے پاکستانی خواتین کا ایک وفد حکومت کی حفاظت میں مشرقی پنجاب روانہ کیا جائے۔

"طرابلس کی آزادی" پر السنوسی اور بیون میں گفتگو

مصر میں برطانوی سفیر کی خشابہ پاشا سے ملاقات

لندن ۱۴ر جولائی۔ گذشتہ شب یہاں معلوم ہوا ہے کہ امیر ادریس السنوسی جو اس ہفتہ لندن پہنچ رہے ہیں۔ وزیر خارجہ مسٹر بیون سے طرابلس کی آزادی کی ایک اسکیم پر گفتگو کریں گے۔ یہ اسکیم امیر نے خود بنائی ہے اور ان لائنوں پر ہے جن لائنوں پر سائرینیکا کو آزادی ملی ہے۔

قاہرہ میں برطانوی سفیر نے وزیر خارجہ احمد خشابہ پاشا سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ احمد خشابہ پاشا نے دریافت کیا تھا کہ اٹلی کی سابقہ نوآبادیات کے بارے میں کیا ہو رہا ہے۔

ان افواہوں کی تردید کی گئی ہے کہ فرانسیسی دفتر خارجہ کے مشرق وسطیٰ کے ماہر اور برطانوی دفتر خارجہ کے درمیان جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس کا مقصد مشرق وسطیٰ میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان "حلقہ اثر" کو تقسیم کرنا تھا۔ کل ذمہ دار برطانوی حلقوں میں ان افواہوں کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس سے زیادہ حقیقت سے دور اور کوئی بات نہیں ہو سکتی (اسٹار)

کیا جنوبی افریقہ میں اشتراکیت کو خلاف قانون قرار دیا جائیگا؟

کیپ ٹاؤن۔ ۱۳ر جولائی۔ سینیٹ میں دریافت کیا گیا کہ اشتراکیت کو خلاف قانون کیوں نہیں قرار دے دیا جاتا۔ وزیر داخلہ مسٹر ڈونگس نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت اس پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے انہوں نے مزید کہا سوال یہ ہے کہ اس پر عمل کس طرح کیا جائے گا۔ لیکن ہمارے پاس اس کے منصوبے موجود ہیں۔ اور وزیر انصاف نے صاف طور پر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ کمیونسٹوں کو جلدی اس حقیقت سے واقف کر دیا جائے گا کہ جنوبی افریقہ کے جمہوریت پسند باشندے ان کی سرگرمیوں کو کس درجہ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ (اسٹار)

شام میں انسانوں اور حیوانوں کے اعداد و شمار

دمشق۔ ۱۴ر جولائی۔ ابھی حال ہی میں جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام میں انسانوں کی کل آبادی پینتیس لاکھ ہے۔ اس کے مقابلے میں جانوروں کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے شام کے پاس ۹۱ ہزار سے زیادہ اونٹ ۲۴ لاکھ ۳۵ ہزار بکریاں ۲۸ لاکھ بھیڑیں، ایک لاکھ ۹ ہزار گھوڑے، ۷ ہزار بیل ۲۳ لاکھ ۶۹ ہزار گائیں بھینسیں ۱۸ ہزار خچر اور چوبیس ہزار گدھے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ملک میں مختلف قسم کی مرغیوں کی تعداد ۶۰ لاکھ ہے (اسٹار)

شام کا آئین

بیروت۔ ۱۳ر جولائی شام کی مجلس وزراء نے وزیر اعظم محسن البرازی کی زیر صدارت شام کے نئے آئین کی تشکیل کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ (اسٹار)

لندن میں جرائم میں کمی ہو گئی

لندن ۱۳ر جولائی لندن میں جنگ کے بعد دنیا کے دوسرے دارالحکومتوں کی طرح جرائم کی جو کثرت شروع ہو گئی تھی۔ اس میں کمی ہونا شروع ہو گئی ہے اس سال کے شروع کے پانچ مہینوں میں گذشتہ سال اسی زمانہ کے مقابلے میں آٹھ ہزار جرائم کم ہوئے کل مجموعی تعداد گذشتہ سال ۵۴ ہزار تھی اور اس سال صرف ۴۶ ہزار جرائم میں کمی کی دو خاص وجوہ میں ایک ہنگامی نمبر ۹۹۹ کا عوام کی طرف سے زیادہ استعمال اور دوسرے پولیس کی دستہ میں زیادتی (اسٹار)

پاکستان میں معاشی گفت و شنید

دمشق۔ ۱۳ر جولائی۔ حکومت شام کو حکومت پاکستان کی ایک دعوت موصول ہوئی ہے کہ وہ اس ماہ کے آخیر میں کراچی میں ایک معاشی کانفرنس میں حصہ لے۔ اس کانفرنس کا مقصد پاکستان عراق، ایران، ترکی، شام، لبنان کے درمیان معاشی اشتراک کے ایک منصوبے کے امکانات پر غور کرنا ہے۔ پاکستان اور ان ممالک کے درمیان معاشی معاہدے کرنے کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔ (اسٹار)

تیل نکالنے کے آلے کی آزمائش

نیویارک۔ ۱۳ر جولائی۔ راک اسپرنگ وایومنگ میں ۲۴ ہزار ۵۲ فٹ کی ریکارڈ گہرائی تک تیل نکالنے کی کوششیں کرنے کے بعد کام بند کر دیا گیا اور تیل اس سے نہ نکلا خیال ہے کہ اس سے کارروائی کرنے والوں کو ناامیدی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کا مقصد نئے آلات کی آزمائش کرنا تھا۔ جو باہر بھیجے جائیں گے۔ اس کارروائی پر ساڑھے سات لاکھ پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

چین جمہوری دنیا کے ہاتھوں سے تیزی سے نکلا جا رہا ہے

قاہرہ ۱۴ر جولائی۔ چین کی خانہ جنگی سے آنے والے تاجروں نے جو بطور پناہ گزینوں کے قاہرہ سے گذر رہے ہیں بتایا ہے کہ چین کریملن کے دباؤ پر جمہوری دنیا کے ہاتھوں سے تیزی سے نکلا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ بتاتے ہیں کہ چینی کمیونزم آزاد ہونے یا ہیم جمہوری تحریک ہونے سے کہیں دور ہے اور کریملن کے ساتھ اس طرح بندھا ہوا ہے کہ اس میں اور مشرقی یورپ کی زیر اقتدار ریاستوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ روس کا وہ طریق کار جس نے اس کے مغربی ہمسایوں کو اپنے حلقہ میں اس قدر مضبوطی سے جکڑ دیا ہے۔ مشرق بعید میں بھی اسی قوت سے مصروف کار ہے۔ کمیونسٹ خاص طور پر معاشرتی مجالس قائم کر رہے ہیں جیسے ٹریڈ یونین نوجوانوں طلباء اور عورتوں کی تحریکیں۔ یہ تحریکیں یورپ میں بڑی مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ سرخ چین میں یہ تمام مجالس کمیونسٹوں کے زیر اقتدار ہیں اور کمیونسٹ براہ راست ماسکو کے تابع ہیں۔ (اسٹار)

ریاست ہائے متحدہ جنوبی عرب کے قیام کا امکان

عدن ۱۳ر جولائی۔ یہاں مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ مغربی عدن کی نوآبادی میں سب سے زیادہ متوقع امر یہ ہے کہ یہاں کی چھوٹی چھوٹی عرب ریاستیں ایک وفاق میں شامل ہو جائیں گی۔ یہ اس بات پر متفق ہیں کہ برطانوی پالیسی ایسے انتظامات کو تسلیم کر لینے کے لئے عوام پر زور دے رہی ہے اگرچہ برطانوی ترجمان کا دعویٰ ہے کہ وفاق یہاں کے عوام پر زبردستی قائم نہیں کیا جائیگا لیکن برطانیہ اس کو تسلیم کرے گا۔ چونکہ نوآبادی کی بہت سی ریاستوں میں برطانیہ کے پولیٹیکل افسر مقرر ہیں اس لئے حکومت عدن اور لندن میں مرکزی حکومت اس علاقہ پر بہت کچھ اثر ڈال سکتی ہے درحقیقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وفاق کی تحریک خود عرب سرداروں نے اٹھائی ہے۔

ریاستہائے متحدہ جنوبی عرب کے سب سے زیادہ سرگرم حامی ستاجیس عالیہ امیر علی عبدالکریم امیر لحج ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر یہ وفاق کبھی قائم ہوا تو یہی اس کے مستقل معتمد ہوں گے

بظاہر اس بات کی توقع ہے کہ بہت کم عرب حکمران اس وفاق کی مخالفت کریں گے۔ کیونکہ اس سے وہ نہ صرف مستقل حکمران رہیں گے بلکہ ان کی ریاستوں کو اور زیادہ فائدے حاصل ہوں گے۔ (اسٹار)

شام میں معدنی دولت

دمشق ۱۳ر جولائی۔ اینگلو امریکن کمپنی اور امریکن انٹرنیشنل انجینئرنگ کمپنی کے چیف انجینئر سائمنور ڈاڈولی یہاں پہنچ گئے ہیں وہ دیر الزور کے قریب جبل البشری کے علاقہ میں سائنٹفک طریقہ پر معدنی دولت کا پتہ لگائیں گے۔ وہ اپنی کمپنی کی طرف سے معدنی وسائل کو کام میں لانے کے لئے حکومت شام سے اختیارات مانگیں گے۔ (اسٹار)

ہندوستان کی موجودہ حکومت

خالصتہً غیر مذہبی حکومت نہیں ہے

لنڈن ۱۴ر جولائی۔ مغربی بنگال کے مشہور لیڈر مسٹر سرت بوس نے پچھلے دنوں مقامی ہندوستانیوں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت خالص سیاسی نوعیت کی غیر مذہبی حکومت نہیں ہے بلکہ یہ ایک خالص ہندو حکومت ہے۔ تقسیم ملک کے بنیادی اصول کے پیش نظر موجودہ حکومت کو ہم "ہندو حکومت" کے سوا اور کوئی نام نہیں دے سکتے۔

تقریر کے دوران میں مسٹر بوس نے ہند حکومت کی کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے حکومت کی اس اعتبار سے بھی مذمت کی کہ یہ بھی ایسے ہی غیر جمہوری ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے جو برطانوی راج کے زمانے میں استعمال کئے جاتے تھے۔ صرف فرق یہ ہے کہ کانگرسی حکومت ان کے زمانے میں بھی ان کا استعمال جائز سمجھتی ہے۔

عراق و لبنان میں تجارتی معاہدہ

بغداد ۱۳ر جولائی۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت لبنان نے عراق سے ایک تجارتی معاہدہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ بغداد کے ایوان تجارت کے صدر السید کامل الخضیری نے اسٹار کو بتایا کہ انہیں امید ہے کہ اس قسم کے معاہدے سے عراق اور دوسرے عرب ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافہ ہو جائے گا (اسٹار)

شام اور ہسپانیہ کے درمیان ثقافتی مذاکرات

دمشق ۱۳ر جولائی۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ ایک ثقافتی معاہدہ کے لئے شام اور ہسپانیہ کے درمیان مذاکرات کافی ترقی کر گئے ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے کتابوں اور نشریات کے تبادلہ کا نظام درست ہو جائے گا۔ اور دونوں ملکوں کے خطیب ٹیکنیشین اور طلباء ایک دوسرے کے ملکوں کا دورہ کریں گے۔ ہسپانوی یونیورسٹیوں اور اداروں میں عربی پڑھائی جائے گی۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ شام میں ہسپانوی زبان کی تعلیم کے لئے وسیع تر آسانیاں دی جائیں گی۔ دونوں ملک اپنے اپنے ہاں سیاحت کی ہمت افزائی کریں گے۔ اور طلباء کو سفر کی خصوصی آسانیاں دیں گے۔ (اسٹار)

برما آئل اسکیم

لنڈن ۱۴ر جولائی۔ برما آئل کمپنی کے ڈپٹی منیجنگ ڈائرکٹر کے بیان کے مطابق کمپنی نے جنگامیڈ کوارٹر گلاسگو میں ہے پٹرول نکالنے کی ۵ کروڑ پونڈ کی ایک اسکیم تیار کی ہے جس کی رو سے وہ برمی حکومت کے تعاون سے پٹرول نکالے گی (اسٹار)